و ما توفیقی الا باللہ و حسبی و نعم الوکیل

کم سن اطفال قومِ مہدویہ کی تعلیم کے لئے

رسالۂ نافعہ موسوم بہ

العقائد

حصہ دُوّم

...... از ......

حضرت علاّمہ بحر العلوم اشرف العلماء سید اشرف شمسیؒ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمُ

سوال : ولی کی کیا تعریف ہے ؟

جواب : جس کو اللہ تعالیٰ سے نزدیکی ہے وہی ولی ہے۔

سوال : اللہ تعالیٰ سے نزدیکی کس کام کے کرنے سے ہوتی ہے ؟

جواب : محمد رسول اللہ ﷺ کی پیروی سے ہوتی ہے جیسا جیسا پیروی بڑھتی جائے گی ویسا ویسا اللہ تعالیٰ سے نزدیکی زیادہ ہوتی جائے گی۔

سوال : ولی کے کتنے قسم ہیں ؟

جواب : ولی کامل، ولی ناقص۔ ولی کامل وہ ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ کی پیروی میں کامل ہو اور ولی ناقص وہ ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ کی پیروی میں ناقص ہو

سوال : کن کن چیزوں میں رسول اللہ ﷺ کی پیروی کی ضرورت ہے ؟

جواب : آنحضرت ﷺ کے قول و فعل و حال میں پیروی چاہیئے قول میں پیروی کرنے کا یہ مطلب ہے کہ سچ کہے اور رسول اللہ ﷺ نے جن کاموں کے کرنے کا حکم فرمایا ہے انھیں کاموں کے کرنے کا حکم کرے اور جن چیزوں کے نہ کرنے کا حکم فرمایا ہے ان کو منع کرے اور فعل میں پیروی کرنے کے یہ معنی ہیں کہ جو عبادت رسول اللہ ﷺ نے کی ہے وہی عبادت کرے اور جس طرح رسول اللہ ﷺ معاملہ فرماتے تھے اسی طرح معاملہ کرے۔ اور حال میں پیروی کرنے کا یہ مطلب ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی جو حالت تھی اپنے میں پیدا کرے۔

سوال : آنحضرت ﷺ کی کیا حالت تھی ؟

جواب : آپ کی تین حالتیں ہیں۔ بشری، ملکی، حقی۔ بشری حالت کے یہ معنی ہیں کہ آپ کو بھی بشری ضرورتیں تھیں مثلاً کھانا، پینا، سونا وغیرہ مگر بات یہ تھی کہ آپ اپنی خواہش سے کم کھاتے پیتے تھے اور خواہش سے کم آرام فرماتے تھے اور دوسری ضرورتیں بھی اسی طرح کی تھیں۔ دوسری حالت ملکی ہے اس حالت سے یہ مطلب ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر وحی ہوتی تھی یعنی آپ فرشتوں سے بات چیت کرتے تھے اور فرشتے آپ کو دکھائی دیتے تھے اور آپ کے پاس آتے جاتے تھے۔ آپ کا جسم صفائی اور پاکی میں فرشتوں کے جسم کے برابر بلکہ بڑھ کر تھا اسی واسطے

آپ نے آسمانوں کی سیر کی اور جبرئیل علیہ السلام جس جگہ نہیں جا سکتے تھے اس جگہ حضرت پہنچے تھے۔تیسری حالت آپ کی حقی ہے اس کا یہ مطلب ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خود فرمایا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسی نزدیکی ہو جاتی ہے کہ اس جگہ کوئی مقرب فرشتہ اور بڑا پیغمبر نہیں پہنچ سکتا۔اور صحیح حدیثوں میں ذکر کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے معراج کی رات میں خدا کو دیکھا ہے اور ہمارا مذہب بھی یہی ہے۔غرض ان تینوں حالتوں میں جس نے برابر پیروی کی وہ کامل ولی ہے اور جس نے برابر پیروی نہیں کی وہ ناقص رہ گیا۔ایسا شخص ولی کامل نہیں ہے۔

سوال : حضرات اولیاء کاملین میں سب سے بڑا اور صاحب مرتبہ ولی کون ہے ؟

جواب : وہ ولی سب اولیاء اللہ میں بزرگ ہے جو خود کامل ہو اور دوسروں کو اپنی تعلیم سے کامل کردے۔

سوال : کیا ہر انسان اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے اور خدا کی راہ میں محنتیں اٹھانے اور زیادہ ریاضت سے ولایت حاصل کرسکتا ہے ۔

جواب : عبادت اور خدا کی راہ میں محنت کرنے سے عام ولایت کے حاصل ہونے کی امید کی جاسکتی ہے مگر خاص ولایت حاصل نہیں ہوتی۔

سوال : ولایت کے کتنے قسم ہیں ؟

جواب : ولایت عامہ ،ولایت خاصہ ،ولایت عامہ تو سمجھ میں آ گئی ہوگی مگر ولایت خاصہ وہ ہے جو عبادت و محنت سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ یہ ولایت اس شخص کو حاصل ہوتی ہے جس کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عنایت کرتا ہے یہ ولایت وہبی ہے کسبی نہیں ہے۔اس ولایت کی حالت وہی ہے جیسا کہ نبوت کی حالت ہے۔پس جس طرح کہ نبوت عبادت اور محنت سے نہیں حاصل ہوسکتی اسی طرح یہ ولایت خاصہ بھی عبادت اور محنت سے نہیں حاصل ہوسکتی۔یہ برگزیدہ شخص آنخضرت ﷺ کا تابع تام ہوتا ہے اور آنخضرت ﷺ کے کمالات کا وارث ہوتا ہے۔

سوال : تابع تام کس کو کہتے ہیں ؟

جواب : تابع تام وہ شخص ہے جس کا عمل وہی ہو جو رسول اللہ ﷺ کا عمل تھا اور جس کا حال وہی ہو جو رسول اللہ ﷺ کا حال تھا اور جس کی دعوت وہی ہو جو رسول اللہ ﷺ کی دعوت تھی۔

سوال : جو شخص اس طرح رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرے گا تو اس

سے خطا کا ہے کو ہوگی ؟

جواب : وہ خطا سے معصوم ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف لوگوں کو بلاتا ہے جس طرح رسول اللہ ﷺ اللہ کی طرف بلاتے تھے۔ پس اس کے قول وفعل میں کبھی خطا نہ ہوگی کیونکہ جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ میں مثل پیغمبروں کے اللہ کی طرف بلاتا ہوں اور اس دعوے پر معجزے بھی بتاتا ہے تو اس کی تصدیق اور اس پر ایمان لانا فرض ہوجاتا ہے پھر اگر اس سے خطا بھی ہوتی تو اس پر ایمان لانا فرض نہ ہوگا۔

سوال : کیا کوئی شخص رسول اللہ ﷺ کے بعد بھی صاحب دعوت پیدا ہوگا ؟

جواب : بیشک پیدا ہوگا۔

سوال : کیا ایسے شخص کے پیدا ہونے کی رسول اللہ ﷺ نے خبر دی ہے

جواب : بیشک آنحضرت ﷺ نے ایسے شخص کے پیدا ہونے کی خبر دی ہے اور فرمایا ہے کہ میرے بعد میری امت کی ہدایت کے لئے ایک شخص اللہ کا خلیفہ پیدا ہوگا اور اس کا لقب مہدی ہے تم لوگوں پر فرض ہے کہ اس کے ہاتھ پر بیعت کرو۔ یہ حدیث کتاب سنن ابن ماجہ میں حضرت ثوبانؓ سے مروی ہے اور مشکوۃ شریف میں ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ میری امت کیونکر ہلاک ہوگی کہ میری امت کے پہلے حصے میں میں موجود ہوں اور آخرین امت یعنے امت کے پچھلے حصے میں عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے اور میری امت کے درمیانی حصے میں مہدی علیہ السلام ہوں گے اور نیز ابوداؤد میں مروی ہے کہ مہدی علیہ السلام میرے خلق کے مانند ہوں گے اور نیز حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ مہدیؑ پر دین ختم ہوجائے گا یعنے مہدی احکام دین کو ختم کرے گا غرض اس طرح کی بہت سی روایتیں موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد ایک خلیفۂ خدا پیدا ہوگا اور اللہ کی طرف لوگوں کو بلائے گا اور دین اسی پر پورا ہوگا۔

سوال : کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ خبر بھی دی ہے کہ یہ شخص معصوم ہوگا ؟

جواب : آنحضرت ﷺ نے یہ خبر دی ہے کہ یہ شخص جس کا لقب مہدی ہے میری اولاد سے ہوگا میرے قدم پر چلے گا کبھی خطا نہیں کرے گا۔ پس مہدیؑ کا معصوم ہونا ثابت ہے اور نیز فرمایا ہے کہ

مہدیؑ خلیفۃ اللہ ہیں اس کا معصوم ہونا ضروری ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی خلافت اور معصیت ایک شخص میں جمع نہیں ہوسکتی بلکہ اس کا ہر طرح سے پاک ہونا ضروری ہے۔

سوال : خلیفۃ اللہ میں کیا صفتیں ہوتی ہیں ؟

جواب : اس کی سب سے بڑی صفت یہ ہے کہ خطا سے معصوم ہو اور مہدیؑ میں یہ صفت موجود ہے۔

سوال : خلیفۃ اللہ کی کیا تعریف ہے ؟

جواب : اس کی تعریف پہلے بیان ہوچکی ہے کہ اس میں انبیاء کے صفات ہونی چاہئیں۔ مگر اس جگہ یہ جان لینا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے خلیفوں کو اللہ تعالیٰ کے اسماء کا علم ہوتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کے قصہ میں بیان فرمایا ہے کہ آپ کو سب اسماء کی تعلیم دی گئی تھی عام ازیں کہ اسماء مخلوق ہوں یا اسماء خالق پس اس طرح کی تعلیم پیغمبروں اور اللہ کے خلیفوں کو ہوا کرتی ہے۔

سوال : جو شخص معصوم ہے کیا اس شخص سے فیض حاصل کرسکتا ہے جو معصوم نہیں ہے ؟

جواب : نہیں حاصل کرسکتا۔

سوال : اس کی کیا وجہ ہے ؟

جواب : اگر معصوم شخص اُس شخص سے جو معصوم نہیں ہے تعلیم پائے گا تو معصوم کے سب احکام میں بھی خطا کا شبہہ پیدا ہوجائے گا اس صورت میں اس کے کہنے کی تصدیق فرض نہ ہوگی۔

سوال : مہدیؑ جب خاتم دین ہیں تو کس چیز کو پوری فرمائیں گے ؟

جواب : ہمارے پہلے بیانوں سے تم کو معلوم ہوا ہوگا کہ قرآن مجید میں کئی چیزوں کا بیان کیا گیا ہے مگر احکام قرآن چار قسم کے ہیں۔ عقائد، عبادات، معاملات، احسان۔ عقائد وہ چیزیں ہیں جن کا پہلے بیان ہوچکا ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ ایک ہے اُس کا کوئی شریک و مثل نہیں ہے اس کو علم ہے اور وہ قادر ہے۔ زندہ ہے، سنتا ہے، دیکھتا ہے، کلام کرتا ہے۔ سب چیزوں کا خالق ہے۔ ان چیزوں کا تفصیلی بیان کیا گیا ہے۔ عبادات سے مراد نماز، روزہ، حج، زکواۃ، جہاد وغیرہ ہے۔ معاملات سے بیچنا خرید کرنا اقرار کرنا گواہی دینا۔ ہبہ شفعہ وکالت حوالت وغیرہ مراد ہے۔ احسان سے مراد یہ ہے کہ اللہ کی ایسی عبادت کرو کہ اللہ تعالیٰ کو تم دیکھ رہے ہو۔ اور اگر یہ نہ ہوسکے تو یہ خیال کرو کہ اللہ تعالیٰ تم کو دیکھ رہا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے عقائد، عبادات،

معاملات کے احکام کی لوگوں کو تعلیم دی اور اس کو خوب سمجھایا مگر احسان کے احکام کی دعوت نہیں کی پس دین کا ایک حصہ جو احسان ہے اس کے احکام کو مہدیؑ نے بیان فرمایا۔

سوال : احسان کے کیا کیا احکام ہیں ؟

جواب : ترک دنیا، صحبت صادقین، عزلت از خلق، ذکر کثیر، طلب دیدار خدا، توکل، ہجرت، اپنی آمدنی کا دسواں حصہ راہ خدا میں صرف کرنا وغیرہ۔

سوال : کیا ان احکام کو رسول اللہ ﷺ نے بیان نہیں فرمایا تھا ؟

جواب : آنحضرت ﷺ نے ان احکام کو بیان فرمایا ہے۔ مگر ان احکام کے فرض و وجوب کو ظاہر نہیں فرمایا اور ان کی دعوت نہیں کی۔

سوال : کیا یہ احکام قرآن و حدیث میں موجود ہیں ؟

جواب : قرآن شریف میں سارے احکام موجود ہیں۔

سوال : پھر علماء نے ان احکام کو کیوں نہیں بیان فرمایا ؟

جواب : علماء نے عقائد و عبادات و معاملات میں بہت کچھ کوشش کی ہے اور بہت سی الجھنوں کو دور کیا مگر ان احکام کی طرف یا ان کی توجہ نہیں ہوئی یا اس وجہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کی دعوت نہیں کی ہے تفصیل نہیں کی۔

سوال : کیا ان احکام سے ہر حکم کے لئے آیت قرآن موجود ہے ؟

جواب : بیشک موجود ہے اس کو آئندہ بیان کریں گے۔

سوال : کیا مہدیؑ نے ان ہی احکام کی دعوت کی ہے ؟

جواب : ہاں، ان ہی احکام کی دعوت فرمائی ہے اور ان کو فرض گردانا ہے۔

سوال : آپ کا کیا نام ہے اور آپ کا کیا لقب ہے ؟

جواب : حضرت کا نام محمد ہے اور آپ کا لقب مہدیؑ ہے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے خبر دی ہے کہ وہ شخص جو میرے بعد خلیفۃ اللہ ہوگا وہ میرا ہمنام ہے۔

سوال : آپ کے ماں باپ کا کیا نام ہے ؟

جواب : حضرت مہدیؑ کی ماں کا نام آمنہ ہے اور باپ کا نام سید عبداللہ ہے اور حدیث صحیح میں ذکر کیا گیا ہے کہ مہدیؑ کے ماں باپ کا یہی نام ہوگا۔

سوال : حضرت مہدی علیہ السلام کا سلسلۂ نسب کہاں پہنچتا ہے ؟

جواب : حضرت امام حسینؓ کے پاس پہنچتا ہے۔

سوال : حضرت مہدی علیہ السلام کا سلسلۂ نسب بیان کیا جائے ؟

جواب : سید محمد مہدی علیہ السلام ابن سید عبداللہ بن سید عثمان بن سید خضر بن سید موسیٰ بن سید قاسم بن سید نجم الدین بن سید عبداللہ بن سید یوسف بن سید یحییٰ بن سید جلال الدین بن سید نعمت اللہ بن سید اسمٰعیل بن سیدنا امام موسیٰ کاظم بن سیدنا امام جعفر صادقؓ بن سیدنا امام باقرؓ بن سیدنا امام زین العابدینؓ بن سیدنا مولانا حضرت امام حسینؓ بن سیدنا مولانا امامنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔

سوال : حضرت مہدیؑ کس جگہ اور کس سنہ میں پیدا ہوئے ؟

جواب : آپ کے ماں باپ شہر جونپور میں رہتے تھے آپ اسی شہر میں پیدا ہوئے اور یہ شہر ہندوستان کے مشہور شہروں سے ہے۔ روز دوشنبہ ۱۴/ جمادی الاولی ۸۴۷ھ میں آپ کا تولد ہوا۔ شمس ولایت آپ کی تاریخ ولادت ہے۔

سوال : آپ کے کچھ حالات بیان کئے جائیں ؟

جواب : آپ جب پیدا ہوئے آپ کے دونوں ہاتھ برہنگی کو ڈھانکے ہوئے تھے آپ کے مبارک جسم پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی۔ آپ کو سایہ نہ تھا۔ آپ کے رونے کی آواز سننے والوں کے دل نرم ہوجاتے تھے۔ آپ کی پیدائش کے وقت بت گر گئے۔ آپ جب پیدا ہوئے غیب سے یہ آواز سنائی دی کہ حق ظاہر ہوا اور باطل مٹ گیا۔ اس آواز کو حضرت شیخ دانیال نے جو اس زمانے میں بہت بڑے بزرگ تھے سن کر تعجب کیا۔ آپ نے اول جو بات کی تھی وہ یہ تھی کہ مہدی آیا۔ جب آپ کی عمر شریف اُس سن کو پہنچی کہ آپ کی کچھ تعلیم کی جائے تو آپ کے باپ حضرت سید عبداللہؓ نے آپ کو شیخ دانیالؒ کے مدرسے میں بٹھایا۔ بالغ ہونے کے پہلے آپ بہت بڑے عالم ہوگئے۔ شیخ کے مدرسے میں بڑے بڑے علماء آتے تھے اور آپ کی تقریر سے عاجز ہوتے تھے۔ اخیر میں آپ کو اسد العلماء کا خطاب دیا۔ آپ کا شہرہ دور دور کے ملکوں میں ہوگیا تھا کہ آپ کم عمری میں بہت بڑے عالم ہوئے۔ اس کے بعد آپ ہمیشہ خدا کی یاد میں رہتے دنیا کے کام کاج سے آپ بے خبر رہتے تھے۔ نماز کے وقتوں میں آپ کو اس عالم کی خبر ہوتی تھی اور

وضو کر کے نماز ادا فرماتے تھے۔ بارہ برس تک آپ کی یہی حالت رہی۔ اس زمانے میں آپ کی خوراک بہت کم تھی۔

سوال : آپ کے کیا اخلاق تھے ؟

جواب: آپ بہت سچے وعدہ کے پکے۔ غریبوں کے غمخوار ناداروں کے مددگار، سخی، جوانمرد، حیادار، بڑے دانشمند و ہوشیار، نہایت عابد، پرہیزگار، امانت دار شخص تھے۔ غرض آپ کے اخلاق وہی تھے جو رسول اللہ ﷺ کے اخلاق تھے اور آپ کے صفات وہی تھے جو رسول اللہ ﷺ کے صفات تھے۔

سوال : حضرت نے اپنے مہدی موعود ہونے کا کب دعویٰ فرمایا ؟

جواب : جب آپ کی عمر چالیس برس کی ہوئی آپ نے خدا کے حکم سے اپنے مہدی موعود ہونے کا دعویٰ فرمایا۔

سوال : آپ کو خدا کا حکم کس طرح ہوا کرتا تھا ؟

جواب : آپ کو جبرئیل کے واسطے سے تعلیم نہیں ہوتی تھی بلکہ آپ کو اللہ تعالیٰ سے بلا واسطہ تعلیم ہوتی تھی۔ آپ جو کچھ فرماتے اور کام کرتے تھے خدا کے حکم سے فرماتے اور کرتے تھے۔ چنانچہ آپ سے یہ روایت مروی ہے کہ مجھ کو ہر روز اللہ تعالیٰ سے نئی تعلیم ہوتی ہے اور میرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی واسطہ نہیں ہے۔

سوال : آپ کو کس وجہ سے بلا واسطہ تعلیم ہوتی تھی اور جبرئیلؑ کے واسطے سے کیوں نہیں ہوتی تھی ؟

جواب : پہلے ثابت ہو چکا ہے کہ جس کو جبرئیل کے واسطے سے تعلیم ہوتی ہے وہ نبی ہوتا ہے اور یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ آنحضرت ﷺ پر نبوت ختم ہو چکی اور آپ خاتم نبوت ہیں پس اگر مہدیؑ کو بھی جبرئیلؑ کے واسطے سے تعلیم ہوگی تو آپ نبی ہو جائیں گے اس صورت میں رسول اللہ ﷺ خاتم الانبیاء نہیں رہ سکیں گے۔ حالانکہ قرآن شریف سے آپ کا خاتم الانبیاء ہونا ثابت ہو چکا ہے۔ غرض امت رسول اللہ ﷺ میں کسی شخص کے لئے تعلیم جبرئیلؑ قابل تسلیم نہیں ہے اسی واسطے مہدیؑ نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے خود بلا واسطہ تعلیم دیتا ہے۔

سوال : جب حضرت مہدیؑ نے اپنے مہدی موعود ہونے کا دعویٰ فرمایا تو حضرت کے دعوے کے کیا الفاظ تھے ؟

جواب : حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے دعوے کے یہ الفاظ تھے کہ مجھ پر جو شخص ایمان لایا وہ مومن ہے

اور جس نے میرا انکار کیا وہ کافر ہے۔

سوال : کیا یہ کفر شرعی ہوگا ؟

جواب : بیشک یہ کفر شرعی ہوگا۔ کیونکہ خلیفۃ اللہ کا انکار کفر شرعی ہے۔

سوال : حضرت مہدیؑ نے مہدی ہونے کے دعوے پر کیا دلیل فرمائی ہے ؟

جواب : دو دلیلیں پیش کی ہیں۔ ایک اتباع خدا دوسری اتباع محمد مصطفیٰ ﷺ

سوال : کیا مہدی موعود علیہ السلام نے یہ دعویٰ فرمایا ہیکہ میں رسول اللہ ﷺ کا تابع ہوں اور مبین شریعت ہوں ؟

جواب : یہی دعویٰ فرمایا کہ میں تابع محمد رسول اللہ ﷺ ہوں اور مبین شریعت ہوں

سوال : مہدیؑ کس چیز میں رسول اللہ ﷺ کے تابع ہیں ؟

جواب : جو شریعت خدائے تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ پر اتاری ہے اس کی آپ پیروی کرتے تھے اور اس طرح پیروی فرماتے تھے جس طرح کہ خود رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے اس میں سر مو فرق نہیں ہوتا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ مہدی میرے قدم بہ قدم چلیں گے اور سر مو خطا نہ کریں گے یعنے جو کچھ آنحضرت ﷺ نے عمل کیا ہے وہی کریں گے۔ پس حضرت مہدیؑ نے وہی عمل کیا جو آنحضرت ﷺ عمل کرتے تھے۔

سوال : کیا مہدیؑ کے سوائے کوئی دوسرا شخص بھی اس طرح کی پیروی کرسکتا ہے ؟

جواب : رسول اللہ ﷺ نے اس پیروی کی خبر خاص مہدیؑ کی شان میں فرمائی ہے اور یہ ظاہر فرمایا ہے کہ مہدیؑ میری پیروی میں خطا نہیں کریں گے پس مہدی علیہ السلام اس وجہ سے کہ آپ معصوم ہیں رسول اللہ ﷺ کی پیروی میں اپنی نظیر نہیں رکھتے۔

سوال : کیا رسول اللہ ﷺ کے صحابہ بھی ایسی پیروی نہیں کرسکتے ؟

جواب : نہیں کرسکتے کیونکہ صحابہؓ رسول ﷺ معصوم نہیں ہیں تو ممکن ہے کہ ان کی پیروی میں خطا ہو جائے۔

سوال : کیا صحابہ رسول اللہ ﷺ کا معصوم ہونا ثابت نہیں ہے ؟

جواب : کوئی شرعی دلیل ان کے معصوم ہونے پر موجود نہیں ہے اور نیز صحابہؓ مستقل صاحب دعوت

نہیں ہیں اگر مستقل صاحب دعوت ہوتے تو ان کا معصوم ہونا واجب ہوتا کیونکہ مستقل صاحب دعوت کی تصدیق فرض ہوتی ہے اور جب وہ خاطی ہوگا تو اس کی تصدیق فرض نہ ہوگی۔

سوال : کیا رسول اللہ ﷺ کے سب صحابہ سے مہدیؑ افضل ہیں ؟

جواب: بیشک افضل ہیں اور اس کے دو سبب ہیں۔ اول یہ کہ مہدیؑ معصوم ہیں اور صحابۂ رسول اللہ ﷺ معصوم نہیں ہیں۔ دوم یہ کہ مہدی اللہ کے خلیفہ ہیں اور صحابۂ رسول اللہ ﷺ، رسول اللہ ﷺ کے خلیفے ہیں۔ پس جو خلیفۃ اللہ ہے خلیفۂ رسول اللہ ﷺ سے افضل ہے۔

سوال : اس کے پہلے یہ بات سمجھائی گئی ہے کہ مہدیؑ کو بغیر واسطہ کے خدا سے فیض ملتا ہے اور روز اللہ تعالیٰ سے نئی تعلیم ہوتی ہے تو پھر آپ آنحضرت ﷺ کی کیوں پیروی کرتے ہیں ؟

جواب : تم اس بات کو خوب سمجھ لو کہ ہر پیغمبر باوجود اس کے کہ وہ خدا سے اور جبرئیلؑ سے تعلیم پاتا ہے اپنے سے پہلے پیغمبر کا تابع ہوتا ہے۔ نچانچہ حضرت داؤدؑ باوجود اس کے کہ آپ صاحب کتاب ہیں اور خدا اور جبرئیلؑ سے فیض تعلیم پاتے ہیں مگر آپ حضرت موسیٰؑ کی شریعت پر عمل کرتے تھے اور خدا سے آپ کو اسی طرح کا حکم تھا۔ آنحضرت ﷺ باوجود اس کے کہ آپ خاتم پیغمبراں ہیں اور صاحب قرآن مجید ہیں مگر آپ کو اللہ نے یہ حکم دیا تھا کہ سب پیغمبروں کی ہدایت کی پیروی کرو وہ آیت شریفہ یہ ہے اولئک الذین ھدی اللہ فبھداھم اقتدہ۔ (سورہ انعام آیت ۹۰) پس آنحضرت ﷺ نے اس حکم سے سب پیغمبروں کی پیروی کی۔ اسی طرح حضرت مہدیؑ نے بھی باوجود اس کے کہ آپ کو ہر روز خود اللہ تعالیٰ سے نئی تعلیم ہوتی تھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے آنحضرت ﷺ کی پیروی کی ہے اور اسی تبعیت تامہ کی وجہ سے آپ رسول اللہ ﷺ کے برابر ہیں۔

سوال : کیا رسول اللہ ﷺ کی امت میں حضرت مہدی علیہ السلام کے سوا کسی دوسرے کو بغیر واسطہ تعلیم احکام دینی ہوئی ہے یا ہوگی ؟

جواب : مہدیؑ کے سوا کسی کو امت رسول اللہ ﷺ میں تعلیم بلا واسطہ نہیں ہے کیونکہ مہدیؑ کے سوائے کوئی داعی الی اللہ اور خلیفۃ اللہ نہیں ہے۔

سوال : کیا اولیاء کاملین کو بھی تعلیم بلا واسطہ نہیں ہے ؟

جواب : خدا سے تعلیم احکام اُسی شخص کو ہوتی ہے جو داعی الی اللہ ہو اور جب عام اولیاء کاملین صاحب دعوت نہیں ہیں تو ان کے حق میں تعلیم بلا واسطہ قابل تسلیم نہیں ہے۔

سوال : آپ کی تصدیق کے بعد کتنے احکام ہیں جن کو آپ نے فرض گردانا ہے ؟

جواب : ترک دنیا، ذکر خدا، طلب دیدار خدا، عزلت از خلق، توکل، صحبت صادقاں، ہجرت

سوال : ان احکام کے سوا اور بھی احکام فرض کئے ہیں ؟

جواب : ہاں اور بھی فرائض ہیں دوسرے رسالوں میں تم پڑھ لوگے اپنی آمدنی کا دسواں حصہ خدا کی راہ میں دینا بھی آپ نے فرض گردانا ہے اور اس کے علاوہ خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی بڑی تاکید فرمائی ہے دیگر فرائض کے بیان کا یہ محل نہیں ہے۔

سوال : کیا نمازوں میں بھی مہدی ؑ نے کوئی نماز بڑھائی ہے اور اسکو فرض فرمایا ہے ؟

جواب : ہاں شب قدر میں جو رمضان کے مہینے کی ستائیسویں ہے دو رکعتیں فرض کی ہیں جس کو لیلۃ القدر کا دوگانہ کہتے ہیں۔

سوال : ترک دنیا و ذکر خدا وغیرہ کی فرضیت پر جو دلائل ہیں ان کا بیان کیا جائے ؟

جواب : اس بات کو تم بہت یاد رکھو کہ مہدیؑ جب خلیفۃ اللہ ہیں تو آپ معصوم بھی ہیں اور آنحضرت ﷺ نے بھی آپ کا معصوم ہونا بیان فرمایا اور آپ پر ایمان لانا فرض ٹھیرایا ہے کیونکہ جب تک آپ کی اتباع نہ کی جائے گی ہلاکت وگمراہی دور نہ ہوگی۔ جب آپ کی یہ کیفیت ہے تو آپ کا قول و فعل خود دلیل ہوگا پھر آپ کے قول وفعل پر دوسری دلیل کی ضرورت نہیں ہے مگر جن فرائض کو ہم نے ذکر کیا ہے ان کے قطعی ہونے اور ان کے فرض ہونے پر قرآن مجید کی آیتیں موجود ہیں۔

سوال : ترک دنیا پر کونسی آیت دلیل لائی جاتی ہے ؟

جواب : اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وتبتل الیہ تبتیلا (سورہ مزمل آیت ۸) امام رازی کہتے ہیں کہ تبتل سے دنیا کا ترک کر دینا مقصود ہے کیونکہ جو شخص دنیا میں مشغول ہوگا وہ خدا میں مشغول نہیں ہوسکتا اور نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **من کان یرید الحیوٰۃ الدنیا و زینتھا نوف الیھم اعمالھم فیھا و**

هم فیها لا یبخسون ۔ اولئک الذین لیس لهم فی الاخرۃ الاالنار (سورہ ہود آیت ۱۵) یعنے جولوگ دنیا کواوراس کی آرائش کوچاہتے ہیں ہم ان کے اعمال پورے کردیتے ہیں اُس میں وہ توٹے میں نہیں رہتے ان کے لئے آخرت میں سوائے آگ کے کوئی چیز نہیں ہے۔پس جب دنیا کی خواہش کا بدلہ آگ میں جلنا ہے تواس کا چھوڑنا فرض کردیا گیا ہے۔

سوال : ذکر خدا پر کونسی آیت دلیل لائی جاتی ہے ؟

جواب : فاذکرواالله قیاماً وقعوداوعلی جنوبکم (سورہ نساء آیت ۱۰۳) یعنے اللہ تعالیٰ کی یاد کھڑے ہوئے بیٹھے ہوئے لیٹے ہوئے ہروقت کرو۔اسی آیت سے ذکر خدا فرض ہو گیا ہے۔

سوال : طلب دیدار خدا پر کونسی آیت ہے ؟

جواب : من کان یرجو القاء ربه فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربه احدا (سورہ کہف آیت ۱۱۰) یعنے جوشخص خدا کو دیکھنا چاہتا ہے وہ نیک عمل کرے اس نیک عمل سے ترک دنیا مراد ہے۔

سوال : عزلت خلق سے کیا مراد ہے اور اس کے فرض ہونے پر کونسی آیت ہے ؟

جواب : عزلت خلق سے اُن لوگوں سے جدا رہنا مراد ہے جو دل کو اللہ کی طرف سے دوسری طرف پھرادیں اوردین کوکھیل بازی سمجھیں۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔وذرالذین اتخذوا دینهم لعباً ولهواً وغرتهم الحیواۃ الدنیا (سورہ انعام آیت ۷۱) یعنے ان لوگوں کو چھوڑ دوجنھوں نے اپنے دین کولہوولعب بنارکھا ہےان کو دنیا نے فریب دیا ہے۔

سوال: توکل کے فرض ہونے میں کونسی آیت ہے ؟

جواب: اللہ تعالیٰ فرماتا ہےفتوکل علی الله ۔ ان الله یحب المتوکلین(سورہ آل عمران آیت ۱۵۹) یعنے اللہ پر بھروسہ کروکہ اللہ تعالیٰ اپنے پر بھروسہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔اس آیت سے توکل فرض ہے

سوال : صحبت صادقاں کس آیت سے فرض ہے ؟

جواب : اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وکونوا مع الصادقین (سورہ توبہ آیت ۱۱۹) یعنے تم سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ اس آیت سے صحبت صادقان فرض ہے۔

سوال : ہجرت کس آیت سے فرض ہے ؟

جواب : اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قالوا الم تکن ارض الله واسعة فتهاجروا فيها ط فاولئک ماوا هم جهنم ط و ساء ت مصيرا (سورہ نساء آیت ۹۷) یعنے جولوگ کفار کے شہروں سے باوجود ضعف دین کے نہیں نکلے اُن کوفرشتے کہیں گے کیا اللہ تعالیٰ کی زمین تمہارے لئے وسیع نہیں تھی تم پرواجب تھا کہ تم ان شہروں سے نکل جاتے۔ان لوگوں کے لئے دوزخ اور بُری بازگشت ہے۔

سوال : عُشر سے کیا مراد ہے اور کس آیت سے فرض ہے ؟

جواب : عُشر سے مراد مال کا دسواں حصہ نکالنا اور اس کو راہ خدا میں خرچ کرنا چاہیئے اور یہ مال کسب سے پیدا کیا گیا ہو یا متروکہ ہو یا کسی نے بخش دیا ہو اُن سب سے عشر نکالنا فرض ہے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وانفقوا مما رزقنکم (البقرہ ۲۶۴) انفقوا من طيبات ما كسبتم . (البقرہ ۲۶۷) اور دوسری جگہ فرماتا ہے خذمن اموالهم صدقة اس جگہ صدقہ سے زکوٰۃ مراد نہیں ہے کیونکہ دوسری آیتوں میں زکوٰۃ کا فرض ہونا ثابت ہوگیا ہے پس اس سے وہ صدقہ مراد ہے جو زکوٰۃ سے جدا ہے۔امام مہدی موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے مال کا دسواں حصہ صدقہ دیا کرو۔ یہ حکم چونکہ خلیفہ خدا کا ہے اور ہمارے زمانے تک اس کی روایت متواتر پہنچی ہے لہذا اس صدقہ سے مال کا دسواں حصہ ہی مراد ہے کیونکہ مبین شریعت رسول اللہ ﷺ یعنے امام مہدیؑ نے جو معصوم ہیں اس کی تخصیص کردی ہے اور امام معصوم کا قول دلیل حجت ہوتا ہے۔

سوال : اس قسم کا صدقه کن لوگوں کو دینا چاہیئے ؟

جواب : مسکینوں اور محتاجوں کو یہ صدقہ دینا چاہیئے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔انما الصدقات للفقراء والمساکین والعاملین علیها والمولفة قلوبهم وفی الرقاب والغارمین وفی سبیل اللہ وابن السبیل ط فریضة من اللہ ط واللہ علیم حکیم۔(التوبہ۔۶۰) صدقات فقرا اور مساکین کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ اور ان لوگوں کیلئے ہیں جو کہ صدقوں پر عامل مقرر کئے جائیں اور وہ لوگ بھی صدقات کے مستحق ہیں جن کی تالیف قلوب منظور ہے اور غلاموں کے آزاد کرنے اور تاوان ادا کرنے اور راہ خدا میں دینے اور مسافر کے لئے اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے۔

سوال : شب قدر میں جو دو رکعتیں فرض کی نیت باندھ کر پڑھا کرتے ہیں یہ کس وجہ سے فرض کی گئیں ؟

جواب : لیلۃ القدر کی تعیین رسول اللہ ﷺ نہیں فرمائی تھی اور اس کی تعیین میں خود صحابہ رسول اللہ ﷺ کے درمیان اختلاف رہا ہے۔ چنانچہ بعضے صحابہ یہ کہتے ہیں کہ یہ رات برس میں ایک مرتبہ آتی ہے اس کا کوئی مہینہ مقرر نہیں ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ رمضان کے آخری حصے میں یہ رات ہے۔ مگر اس کی تاریخ مقرر نہیں کی اور بعضوں نے بیان کیا ہے کہ رمضان کی تیسویں (۲۳) تاریخ یہی رات ہے اور بعضوں نے ستائیسویں رات کو معین کیا ہے اور اکثر حنفیہ کا یہی خیال ہے مگر ان سب روایتوں میں سے کسی سے یہ یقین نہیں ہے کہ لیلۃ القدر فلاں تاریخ معین ہے۔ خلاصہ یہ کہ اس اختلاف کی وجہ سے کسی رائے پر یقین نہ رہا۔ اللہ تعالیٰ نے خاص اپنے کمال لطف سے اس رات کا مہدی موعود علیہ السلام کو علم بخش دیا۔ حضرت مہدیؑ نے اس بزرگ رات کے ظاہر ہونے کے شکر میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے دو رکعتیں جماعت کے ساتھ ادا فرمائیں چونکہ خدا کے حکم سے آپ نے یہ رکعتیں ادا کی ہیں۔ لہذا یہ رکعتیں ہمارے پاس فرض ہیں۔

سوال : کیا ان فرائض کا انکار کفر ہے ؟

جواب : ہاں بیشک کفر ہے کیونکہ یہ احکام مخبر صادق یعنے مہدی موعود علیہ السلام کے فرمان سے فرض ہوئے ہیں۔

سوال : کیا جس طرح مہدی علیہ السلام کے مہدی ہونے کا انکار کفر ہے اسی طرح ان احکام کا انکار بھی کفر ہے یا کچھ فرق ہے ؟

جواب : کچھ فرق نہیں ہے جس طرح مہدی السلام کے مہدی ہونے کا انکار کفر ہے اسی طرح ان احکام کا انکار بھی کفر ہے

سوال : مہدی علیہ السلام کے مخالف کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں ؟

جواب : مخالف مہدی علیہ السلام کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے۔

سوال : نماز کے بعد ہاتھ اٹھاکر دعا مانگنا درست ہے یا نہیں ؟

جواب : صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگی ہے پس نماز کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دعا نہ مانگنی چاہیئے بلکہ سجدہ میں آہستہ دعا کرنی چاہیئے۔

سوال : اگر مہدی علیہ السلام کی تفسیر اور ائمہ مجتہدین کی تفسیر میں اختلاف ہو تو کس حکم پر عمل کرنا چاہیئے ؟

جواب : مہدی علیہ السلام خلیفۃ اللہ اور مخبر صادق ہیں اور خطا سے معصوم ہیں آپ کے حکم پر عمل کرنا فرض ہے مجتہدوں کے حکم کو چھوڑ دینا چاہیئے ۔ کیونکہ مجتہد خطا سے معصوم نہیں ہے۔

سوال : مہدیؑ کو ناصر دین کہنا یا خلیفۃ اللہ کہنا چاہیئے ؟

جواب : ناصر دین وہ شخص ہے جو دین کی مدد کرے تو ہر عالم اور نماز و روزہ کے احکام کو سکھانے والا بھی ناصر دین ہوسکتا ہے پس آپ کو خلیفۃ اللہ، خاتم دین، داعی الی اللہ، تابع تام رسول اللہ کہنا چاہیئے ۔

سوال : کیا حضرت مہدیؑ کو نبی و رسول مشرع کہہ سکتے ہیں ؟

جواب : نہیں کہہ سکتے ۔ کیونکہ قرآن مجید میں ثابت ہوگیا ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ پر نبوت ختم ہوچکی اور آنحضرت ﷺ نے بھی فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی صاحب شرع نہ ہوگا ۔ پس آپ کو نبی مشرع کہنا درست نہیں ہے۔

سوال : اگر کسی نے آپ کو نبی مشرع کہا تو اس پر کیا حکم ہے ؟

جواب : چونکہ آیت قرآن مجید کا منکر ہے پس وہ کافر ہے۔

سوال : جب مہدیؑ خلیفۃ اللہ، داعی الی اللہ ہیں تو کیا رسول اللہ ﷺ کے برابر ہیں اور ہم رتبہ ہیں ۔

جواب : ہر پیغمبر اللہ کا خلیفہ ہے اور داعی الی اللہ یعنے اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہے ۔ پس خلیفۂ خدا اور داعی الی اللہ ہونے سے کوئی پیغمبر رسول اللہ ﷺ کے ہم رتبہ نہیں ہوسکتا بلکہ رسول اللہ ﷺ سب پیغمبروں سے بزرگ ہیں۔

سوال : مہدیؑ کس وجہ سے رسول اللہ ﷺ کے ہم رتبہ ہیں ؟

جواب : مہدیؑ اس وجہ سے رسول اللہ ﷺ کے ہم رتبہ ہیں کہ آپ رسول اللہ ﷺ کے تابع تام ہیں ۔ یعنی جو قول و فعل و حال رسول اللہ ﷺ کا تھا وہی قول و فعل و حال مہدی علیہ السلام کا تھا اور اس میں سرمو خطا نہیں تھی پس چونکہ آپ رسول اللہ ﷺ کے تابع تام ہیں رسول اللہ ﷺ کے ہم مرتبہ و برابر ہیں ۔ پس جس نے ان دونوں میں فرق کیا وہ کافر ہے۔

سوال : کیا ہمارے بزرگان قدیم کا یہی اعتقاد ہے ؟

جواب : صحابۂ مہدیؑ اور تابعین کے زمانے سے یہی اعتقاد ہے۔

سوال : جس نے یہ اعتقاد نہیں رکھا بلکہ رسول اللہ ﷺ کو افضل کہا

اور حضرت مہدی علیہ السلام کو کمتر کہا تو وہ کافر ہوجائے گا ؟

جواب : جس نے رسول اللہ ﷺ اور مہدیؑ کو برابر نہیں کہا وہ بیشک کافر ہے۔

سوال : ایان کی ہمارے مذہب میں کیا تعریف ہے ؟

جواب : اشهدان لا له الا الله واشهدان محمداً عبده و رسوله کہنا اور جن چیزوں کو آنحضرت ﷺ نے ضروریات دین میں شمار کیا ہے ان کے حق ہونے کا اعتقاد رکھنا اور اس بات کی تصدیق کرنا کہ امام مہدیؑ پیدا ہوئے اور مہدیت کا دعویٰ کیا اور رحلت کی۔ پس ہمارے پاس مومن وہی شخص ہے جو ان سب امور پر ایمان لایا ہو۔

سوال : اعتقاد ہر زمانے میں مقرر ہوسکتا ہے یا اس کے لئے کوئی خاص زمانہ ہے ؟

جواب : اعتقاد زمانہ صحابہ وتابعین میں مرتب ہوسکتا ہے۔

سوال : کن چیزوں سے اعتقاد بن سکتا ہے ؟

جواب : قرآن سے، حدیث متواتر سے، روایت مہدیؑ سے جو کہ متواتر ہو۔ بعضوں نے بیان کیا ہے کہ اجماع صحابہ وتابعین سے بھی۔ ان امور کی تفصیل تم کو بڑے کتابوں میں نظر آئے گی۔

سوال : ہمارے مذہب میں صحابی کی کیا تعریف ہے ؟

جواب : صحابی وہ ہے جو حضرت مہدی علیہ السلام سے ترک دنیا کے ساتھ بیعت کی ہو اور آپ کی صحبت میں رہا ہو۔ اور جس نے بغیر ترک دنیا حضرت کی تصدیق و بیعت کی ہو وہ صحابی نہیں ہے۔

سوال : حضرت امام علیہ السلام کی تصدیق و ترک دنیا کے بعد اگر کسی نے امام علیہ السلام کے ساتھ ہجرت نہیں کی ہے وہ بھی صحابی ہے یا نہیں ہے ؟

جواب : صحابی تو ہے مگر وہ تارک فرض ہجرت ہے۔ ہاں اگر مہدی علیہ السلام نے خود اس کو وطن میں رہنے کی اجازت دی ہے تو وہ اس سے مستثنیٰ ہے۔

سوال : حضرت امامؑ نے اپنے صحابہ میں کسی کو جنت میں داخل ہونے کی خوشخبری دی ہے یا نہیں ؟

جواب : بارہ (۱۲) صحابیوں کو جنت کی خوشخبری دی ہے اور وہ یہ ہیں:

بندگی میاں سید محمود ثانی مہدیؓ، بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ، بندگی میاں شاہ نعمتؓ،

بندگی میاں شاہ نظامؓ، بندگی میاں شاہ دلاورؓ، ملک برہان الدینؓ، ملک گوہرؓ، بندگی ملک معروفؓ، بندگی امین محمدؓ، بندگی میاں عبدالمجید نورشؓ، بندگی میاں یوسفؓ، بندگی ملک جی شہزادہ لاہوتؓ۔

سوال : ان صحابہ میں کتنے صحابہ سب صحابہ سے افضل ہیں ؟

جواب : پانچ ہیں۔ بندگی میاں سید محمود ثانی مہدیؓ، بندگی میاں سید خوندمیرؓ، بندگی میاں شاہ نعمت اللہؓ، بندگی میاں شاہ نظامؓ، بندگی میاں شاہ دلاورؓ۔

سوال : ان پانچوں صحابیوں میں کون افضل ہیں ؟

جواب : دو صحابی افضل ہیں۔ ایک بندگی میاں سید محمود ثانی مہدیؓ دوم بندگی میاں سید خوندمیرؓ۔

سوال : ان دونوں میں کون افضل ہیں ؟

جواب : امام علیہ السلام کے صحیح روایتوں سے ثابت ہوا ہے کہ یہ دونوں صحابی ایک مرتبہ کے ہیں اور بندگی ملک الہدادؒ نے جو طبقہ تابعین میں مشہور ہیں یہی فیصلہ فرمایا ہے کہ بندگی میاں سید محمود ثانی مہدیؓ اور بندگی میاں سید خوندمیرؓ برابر ہیں اور یہ فیصلہ ہماری قوم میں مشہور ہے۔ ان دونوں میں کمی وبیشی کا اعتقاد نہ رکھنا چاہیئے۔

سوال : امام علیہ السلام کی کتنی بیبیاں تھیں ؟

جواب : چار تھیں۔ بی بی الہدتی، بی بی بونجی، بی بی ملکان، بی بی بھیکا۔

سوال : امام علیہ السلام کو کتنے فرزند تھے ؟

جواب : بندگی سید محمود ثانی مہدیؓ، بندگی سید اجملؓ یہ بچپن میں گزر گئے۔ بندگی سید علیؓ یہ شہید ہوگئے، بندگی سید حمید، بندگی سید ابراہیم۔

سوال : امام علیہ السلام کو کتنی صاحبزادیاں تھیں ؟

جواب : تین صاحبزادیاں ہیں۔ بی بی فاطمہؓ، بی بی اخوندابڑنجیؓ، بی بی ہدیۃ اللہؓ

سوال : بندگی میاں سید محمود ثانی مہدیؓ کی ماں کا نام کیا ہے ؟

جواب : بی بی الہدتیؓ ہے۔ بندگی سید اجملؓ کی ماں بی بی الہدتیؓ ہیں اور مہدیؑ کی دو صاحبزادیاں بی بی اخوندابڑنجیؓ اور بی بی فاطمہؓ بھی بی بی الہدتیؓ کے بطن سے ہیں۔

سوال : بندگی سید ابراہیمؓ کی ماں کا کیا نام ہے ؟

جواب : بی بی ملکانؓ ہیں اور حضرت مہدیؑ کی صاحبزادی بی بی ہدیۃ اللہ بھی آپ ہی کے بطن سے ہیں۔

سوال : بندگی میاں سید علیؓ کی ماں کا نام کیا ہے ؟

جواب : بی بی بھان متی ہے۔

سوال : حضرت مہدی علیہ السلام کا دعویٰ کتنے برس رہا ۔

جواب : برابر تئیس (۲۳) برس رہا۔

سوال : حضرت مہدیؑ کا کس تاریخ اور کس روز انتقال ہوا ؟

جواب : روز دوشنبہ تاریخ ۱۹/ ذیقعدہ ۹۱۰ھ (اپریل ۱۵۰۵ء) میں وصال ہوا۔

سوال : روضۂ مبارک کس شہر میں ہے ؟

جواب : شہر فراہ میں ایک عالیشان گنبد ہے اور خراسان میں مشہور ہے۔

سوال : بندگی میاں سید محمودؓ کو ثانی مہدی کہنے کا کیا سبب ہے؟

جواب : جب بندگی میاں سید محمودؓ حضرت مہدی علیہ السلام کو قبر میں رکھ کر باہر تشریف لائے آپ کی شکل وصورت مہدی علیہ السلام کی ہوگئی۔ جو صحابہ موجود تھے انھوں نے دیکھ کر یہ کہا کہ آپ کی ذات ثانی مہدی ہے۔

سوال : حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان مسئلوں میں جو عبادات و معاملات و عقائد سے تعلق رکھتے ہیں اور ان میں امام اعظم ابو حنیفہؒ اور حضرت امام شافعیؒ اور امام مالکؒ اور امام احمد بن حنبلؒ نے اختلاف فرمایا ہے کچھ فیصلہ فرمایا یا نہیں ۔ ؟

جواب : جو مذہبی کتابیں اس وقت ہماری قوم میں موجود ہیں ان میں عقائد وعبادات ومعاملات کی تفصیل نہیں ہے مگر ایک روایت قوم میں مشہور ہے اور وہ یہ ہے کہ سب شرعی مسئلوں میں ان اماموں نے جن کا ذکر اوپر ہوا ہے خوب موشگافی کی ہے یعنے ان کو بہت صاف صاف بیان کیا ہے اور ان کے سب پہلوؤں پر نظر ڈالی ہے ان میں غور کر کے ان مسئلوں پر عمل کرو جن میں عالیت ہے اور ان مسئلوں کو چھوڑ دو جن میں رخصت ہے۔ پس اس فیصلہ کو پیش نظر رکھ لیا جائے اور اس کے موافق عمل کرے۔ ہاں جن مسئلوں کو خود امام علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے اور اماموں کی رائے اس کے خلاف ہے تو امام علیہ السلام کے فرمان پر عمل کرنا فرض ہے کیونکہ امام علیہ السلام معصوم ہیں اور اللہ کے خلیفہ ہیں اور حضرات ائمہ مجتہدین معصوم نہیں ہیں۔ پس غیر معصوم کے حکم کو معصوم کے حکم کے مقابلہ میں چھوڑ دینا چاہیئے

سوال : اگر کوئی حدیث امام مہدی علیہ السلام کے قول کے خلاف ہو تو کیا اس کو بھی چھوڑ دینا چاہیئے ؟

جواب : بیشک اگر خبر واحد ہو تو اُس کو چھوڑ دینا چاہیئے ۔

سوال : خبر واحد کی کیا تعریف ہے ؟

جواب : خبر واحد لغت میں وہ حدیث ہے جس کی روایت ایک شخص نے کی ہو اور اصطلاح شرع میں خبر واحد وہ ہے جس میں متواتر کے شرطیں نہ ہو۔ ایسی حدیث کے معنی یقینی نہیں ہوتے اور امامؑ کا جو قول وفعل ہے وہ یقینی ہے پس قول وفعل امامؑ اختیار کیا جائے اور خبر واحد چھوڑ دی جائے ۔اور حدیث مشہور کی حالت بھی یہی ہے کیونکہ وہ بھی خبر واحد ہے مگر تابعین صحابہ میں وہ مشہور ہوگئی ہے ۔

سوال : حدیث متواتر کی کیا تعریف ہے ؟

جواب : حدیث متواتر وہ ہے جس کی روایت بڑی جماعت نے کی ہو اور ہر طبقہ میں بڑی جماعت ہو یا جماعت ایسی ہو کہ ان کا جھوٹی بات پر اکٹھا ہونا محال ہو اس سے علم یقینی ہوتا ہے ۔

سوال : مہدی علیہ السلام کی روایت کی صحت کا کیا طریقہ ہے ؟

جواب : حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایت رضی اللہ عنہ نے عقیدۂ شریفہ میں لکھا ہے کہ امامؑ نے فرمایا ہے کہ میری روایت کو قرآن مجید سے مطابقت کرو اور دیکھو اگر مطابقت ہو جائے تو وہ روایت مجھ سے ہے اور اگر نہ مطابقت ہو تو وہ روایت مجھ سے نہیں کی گئی ہے ۔غرض روایت مہدی علیہ السلام کی صحت اس طرح ہوگی ۔

سوال : حدیث متواتر کے منکر کا کیا حکم ہے ؟

جواب : حدیث متواتر اور روایت امام علیہ السلام کا جو متواتر ہو منکر کافر ہے واللہ اعلم یہ مختصر مسائل بچوں کے لئے مفید ہیں اور ان کی تفصیل وشرح میں نے اپنے طویل رسالوں میں کی ہے اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ یہ رسالہ بندۂ خاکسار سے پورا کرا دیا ۔

فقط

شرف بن السید علی بن الحافظ الاکمل والفاضل الافضل جدی و مولائی السید اشرف تغمد الله بغفرانه و کرمه

علّامہ شمسیؒ کی تصانیف حسب ذیل ہیں

نام تصنیف وتالیف	مضمون تصنیف	زبان	کیفیت...
مقدمه تفسیر لوامع البیان	تفسیر	عربی	یہ ان کی زبردست تفسیر مقدمہ ہے۔
لوامع البیان فی تفسیر القرآن	تفسیر	عربی	یہ معرکتہ الاراء تصنیف چار جلدوں میں ہے اور ہر جلد ہزاروں صفحات ہے
تلخیص النحو	نحو عربی	اُردو	جو کافیہ مفصل اور مغنی کی ضرورتوں کو پورا کرتی ہے۔
رسالة المعراج	متعلق بہ معراج	اردو	
العقائد	مذہب سے متعلق ہے	اُردو	یہ بھی چار ضخیم جلدوں میں ہے اس میں عقائد کو نہایت وضاحت اور تفصیل سے قلمبند کیا گیا ہے۔
توضیح الکلام	علم کلام سے متعلق ہے	عربی	
القول المختصر فی رکعتی الفجر	فقہ سے متعلق ہے	اُردو	چھوٹا سا رسالہ ہے۔
لوامع المشرقة فی کشف شرح الوحدة المطلقهت	صوف کے متعلق ہے	عربی	
القول الا ظهر فی شرح الفقه الاکبر	کلام سے متعلق ہے	عربی	
کتاب الشهادة		اُردو	
خلاصه اصول الشاشی	اصول فقہ	اُردو	
خلاصه شمسیه	منطق	اُردو	
رساله منطق	منطق	عربی	
ابانة فی شرح الامانة	تفسیر	اُردو	
توضیح المرام فی قرأة الفاتحه خلف الامام	حدیث	اُردو	
القول الا سلم فی تلخیص السلم	منطق	عربی	
توضیح المنطق	منطق	اُردو	
تبیان الحقائق	تصوف	اُردو	
انوار رحمانی فی شرح مکتوب ملتانی	کلام	اُردو	

الایضاحات	کلام	عربی	
القول المفید فی التجوید	تجوید	اُردو	
تنویر الدرایه فی شرح اصول الروایة	اصول	عربی	
الحکمیة العملیه	اخلاق	اُردو	
رساله عروض و قافیه	عروض	اُردو	
رساله تجوید	تجوید	اُردو	
تقریرالفوائد فی تحریرالعقائد	کلام	عربی	
رساله ضرورت مہدی	حدیث	اُردو	
تنویر الهدایه	حدیث	اُردو	
القول المبین فی المعصومین	کلام	اُردو	
رساله ایصال ثواب		اُردو	مختصرسارسالہ ہے۔
شرح توضیح الکلام	کلام	اُردو	
الواح الذهب فی شرح معدن الادب	کلام	عربی	
رساله کشف المنطق	منطق	عربی	
الحیات بعد الممات		اُردو	
آئینه سوز و ساز شمسی	دیوان	فارسی	ضخیم دیوان ہے۔
مجموعۂ غم طراز شمسی	دیوان	فارسی	ضخیم دیوان ہے۔
مجموعۂ طربات شمسی	دیوان	فارسی	ضخیم دیوان ہے۔
دیوان شمسی	دیوان	فارسی	دیوان غزلیات جومدّون کیا گیا ہے
بیاض شمسی	دیوان	فارسی	دیوان غزلیات جومدّون کیا گیا ہے
داستان ناز و نیاز شمسی	دیوان	فارسی	یہ آخری بیاض ہے۔
رسالۂ دعا	حدیث	اُردو	

☆☆☆